Registered

L No. 87

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۷) مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

بیوہ ملکہ چین نے جاپان کی جماعت امداد مجروحان کو ایک ہزار سکہ دیا ہی ؛ **ولیعہد جاپان بحری فوج** میں وائیس ایڈمرل ہیں باقی چار بھائی بھی بحری فوج میں ہی ہیں ؛ **ایک آنہ کا جدید سکہ** ٹکسال کلکتہ میں تیار ہی عنقریب اس کا رواج کیا جاویگا ؛ **میجر برڈ صاحب** شملہ میں پہنچکر تجربات کابل کی رپورٹ لکھ رہے ہیں کیونکہ گورنمنٹ میں پیش کرینگے ؛ **برٹش سروس** کے افسروں کی ہندوستانی فوج میں داخل ہونے کی عمر ۲۵ سال مقرر تھی وہ اب ۲۶ سال کر دیگئی ہی ؛ **ولایت** سے افسوسناک خبر آئی کہ شاہی خاندان کے ایک ممبر گرانڈ ڈیوک منیکلبرگ نے انتقال کیا ؛ **برہمن بیوہ عورتوں** کی تعلیم کے لئے ایک خاص سکول بنگلور میں کھلا ہی ؛ **کرنیل بیرانٹ** ہمراہ لارڈ کرزن ماہ ستمبر میں ہندوستان پہنچینگے اور بعہدہ ملٹری سیکٹری ممتاز ہونگے ؛ **جنرل بابری** کاف گورنر آف فلینڈ اپنے زخموں کے تکلیف کی سختی کی وجہ سے مرگئے ؛ **میلہ روشنی لودیانہ** میں بڑے زور شور سے بعد ۶ بجے شام کو شہر کے روسا میلہ کو دو بالا رونق دیتے تھے ؛ **لاہور میں** ایک شخص مسمی امیر بخش نے چھری سے اپنی بیوی کو ہلاک اور تین اہل محلہ کو مجروح کیا اور خودکشی کرکے مرگیا ؛

اس سال ریلوے گاڑیوں پر ۵۰ کروڑ روپیہ خرچ آیا ہی ؛ **لنڈن میں** لارڈ کرزن کی خدمات کا بڑی گرمجوشی سے اعتراف کیا گیا ہی ؛ **کلکتہ** اور بمبی کے درمیان ڈاک گاڑی پہلے کی نسبت اور دو گھنٹے تیز چلا کریگی ؛ **لارڈ کرزن** کے زمانہ ویسرائیگل میں ہندوستان میں ۵۰ ہزار میل نئی ریلوے بنی ہی ؛ **کلکتہ میں** پچھلے ہفتے ایسی شدت کی گرمی پڑی کہ دو تین گھوڑے راستے چلتے چلتے مرگئے ؛ **نواب صاحب** دیر نے چند مواضعات شمال سوات پر قبضہ کرلیا ہی جس سے سرحد پر کسی قدر بےچینی پیدا ہوئی ہی ؛ **کلکتہ** میونسپلٹی ۲۵ لاکھ روپیہ کا قرضہ واٹر ورکس اور صفائی کے انتظام کیواسطے لینے والی ہی ؛ **شاہ اٹلی** کے لکھنے پڑھنے کا کمرہ بہت عمدہ طرح سے سجا ہوا ہی اور ہر قسم کی کتابیں باقاعدہ پڑی ہیں آپکو مطالعہ کا بڑا شوق ہی ؛ **امریکہ کی** ایک رقاصہ مس میری اندرسن کو جو اب ناچنا چھوڑ بیٹھی ہی ایک دفعہ اور سٹیج پر نمودار ہونے کے لئے ۲۰ ہزار پونڈ پیش کئے گئے لیکن اس نے منظور نہیں کیا ؛ **مسٹر کارنیگی** نے طلباء ایڈنبرا یونیورسٹی کے سامنے بیان کیا۔ میرا عمر بھر یہی کام رہا ہی کہ اپنے سے ہشیار آدمیوں کو تلاش کرکے ان سے کام نکالوں ؛ **ہندوستان** و ایران کے درمیان جدید سلسلہ تار برقی براہ وسط ایشیا تیار ہوکر جاری ہوگیا ہے ؛ **ہرگوئی میں** ایک سانپ نے ایک مینڈک کو مارنے کی کوشش کی اور اس کے جسم کے گرد لپٹ گیا مگر مینڈک نے غصہ میں آکر اس کے سر پر ایسے زور سے کاٹا کہ سانپ وہیں مرگیا اور مینڈک نے اسی وقت ثابت سانپ کو نگل گیا جو کہ ۱۴ انچ لمبا تھا ؛ **لوئر برہما میں** ایک مویشی کی بیماری سے جنگل کے تمام بڑے بڑے رقبوں کے ہرن ۔ بھینسے ۔ جنگلی سور اور ہاتھی وغیرہ معدوم ہوگئے ہیں ؛ **ماہ اپریل میں** ممالک متحدہ برطانیہ میں دو سو شخص آدمیوں کو اپنے بچوں کے ساتھ ظالمانہ حرکات کرنیکی پاداش میں سزا ملی ؛ **ایک چہاردہ سالہ لڑکے** نے انعام طول میں اس وجہ سے قضا کی کہ اس نے پندرہ گھنٹہ میں سنتر سگرٹ پئے تھے ۔ **افواہ ہی کہ شہنشاہ روس** ایسے اداس اور اچاٹ ہیں کہ تخت حکومت سے کنارہ کش ہوا چاہتے ہیں ؛ **جنرل سٹیکل برگ** کی تار سے معلوم ہوا کہ جاپانیوں نے روس کے ایک دستہ کو شمال کیطرف بھگا دیا اور بہت سی توپیں بھی چھین لیں ۔ جاپان کی گولہ باری سے روس کے دو دستے ہلاک ہوئے ۔ منجملہ ۱۶ توپوں کے ۱۳ توپیں ناکارہ ہوگئیں جنکو وہاں ہی چھوڑنا پڑا ؛ **سینٹ پیرز برگ** میں افواہ ہی کہ جنرل سٹیکل برگ محصور ہوگئے ؛ **ہندوستان کی** سب سے بڑھکر تجارت انگلستان کے ساتھ ہی چنانچہ گذشتہ سال میں تقریباً ۴۰ کروڑ کا مال ہندوستان سے سلطنت برطانیہ اعظم کو بھیجا گیا ؛ **خبر ہی کہ کوپر ہل** کالج ۱۹۰۶ء میں بند کیا جائیگا اور آیندہ ماہ جو داخلہ کا امتحان ہوگا وہ آخری امتحان ہی ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

ظالم کا مقابلہ نہ کرو

مسیح خداوند نے موسوی اور اپنے نظام کا مقابلہ کرتے ہوئے علی باتوں میں اپنے نظام کا عمق اور قصر بخوبی ظاہر کردیا اور یہہ بتلا دیا کہ جبکہ توریت میں بدلا لینا جائز ٹھہرایا گیا ہی (اور یہہ انکی سخت دلی کے سبب سے) تو انجیل میں بدلا لینے کے عمل سے اغماض کرنا مسیحی مذہب کی اعلیٰ ترین منزل اور سچی فلاسفی کا گہرا بھید ہی۔ موسیٰ نے اپنی شریعت کی بنیاد (بحیثیت اخلاق اور عام برتاؤ کے) محض عملی زمین پر رکھی تھی مگر مسیحی مذہب کی بنیاد (مذہب اور اخلاق اور عام برتاؤ ہر سہ کے لحاظ سے) نیت اور ارادہ پر رکھی گئی ہی جو کہ عمل کا منبع اور مخرج ہی۔ موسیٰ نے انسانی خواہشات اور جذبات اور مرضی کے عملی طور پر ظاہر ہونیکو گناہ قرار دیا مگر خداوند مسیح نے اُن کو اندرونی طور پر گشتہ کرنیکا نام وہ راستبازی قرار دیا ہی جو فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ ہو جس کے بغیر ہم آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اِس قسم کے اصول سے ہم ایسے کامل ہو سکتے ہیں جیسے ہمارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہی۔

اکثر غیر اقوام اعتراض کرتے ہیں کہ یہہ تعلیم جو خداوند مسیح نے دی ہی کہ "ظالم کا مقابلہ نہ کرو" سو شجاعت نہیں بلکہ بزدلی کی تعلیم ہی لہذا لائق اقتباس اور عمل نہیں ہی۔ مگر شاید اُن کو اس اصول متعارفہ کی خبر نہیں ہی کہ "مخالفت میں طاقت ہی" یہہ اصول اخلاقی اور دنیاوی ہر دو امور کے لحاظ سے بالکل درست ہی اور اسمیں اور خداوند کے قول میں فلاسفی یہہ ہی کہ جسقدر ہم مخالف کی مخالفت کرینگے اُسی قدر اُسکا زور بھی ہماری مخالفت میں بڑھیگا اور ساتھ ہی اُسکی مخالفت کے بدنتایج بھی بڑھینگے اور اُسی قدر ہماری تکلیف بھی بڑھیگی وبالعکس۔ ایک اور بات جو اس حکم میں قابل غور ہی سو یہہ ہی کہ اگر ہم ظالم کا مقابلہ کرینگے تو ضرور ہی کہ اُسی قسم کے ہتھیار سے کرینگے جس قسم کے ہتھیار وہ استعمال کرتا ہی۔ مگر ظاہر ہی کہ ظالم ظلم کے ہتھیار استعمال کیا کرتا ہی پس ہم بھی ظلم کے ہتھیار استعمال کرکے ظالم بنجاینگے پس یہہ حکم عین درست اور ضروری ہی مگر برعکس اس کے خداوند نے اس کے اوپر غالب آنیکے ہتھیار صلح اور فروتنی اور محبت بتلاتے ہیں جو بالکل اس کے مخالف ہتھیار ہیں۔ اور اسمیں یہہ فلاسفی ہی کہ اگر ہم آگ پر اور زیادہ آگ ڈالینگے ضرور آگ کی طاقت زیادہ ہوگی اور اگر اُس پر پانی ڈالینگے تو اُسکی طاقت کم ہوگی پس اسی طرح اگر ہم ظالم کو اس کے مخالف ہتھیار سے فتح کرنا چاہیں تو فتح کرینگے مگر ویسے ہی ہتھیار ہم استعمال کریں تو مغلوب ہو جاوینگے۔

اخلاقی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے ہمیں اسوقت ایک قصہ یاد آتا ہی کہ دو دوست کسی کام کو جارہے تھے کہ اتفاق سے اُنکا گذر ایک گاؤں سے ہوا۔ اُسی گاؤں میں سے ایک کتا نکلا اور ان کے پیچھے بھونکتا ہوا چلا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں قریب دو سو کتے گاؤں سے نکلکر ان کے پیچھے بھونکنے چلے۔ اُنمیں سے ایک دوست نے چاہا کہ ایک اینٹ اُٹھاکر اُنکو مارے اور اپنے پیچھے سے اُنکو ہٹاوے مگر دوسرے نے اُسے منع کیا اور کہا کہ خبردار ایسا نہ کرو ورنہ تم اُنکو ہٹانے کے عوض میں اور زیادہ مشتعل کردوگے اور وہ ہمارا پیچھا ہرگز نہ چھوڑینگے۔ چنانچہ وہ باز آگیا۔ اور تھوڑی ہی دیر کے بعد کتے ایک ایک کر سب ان کے پیچھے سے ہٹ گئے۔ یہی حال دنیا کا ہی اور خداوند مسیح نے دنیا کے اس حال کو دیکھکر اس اصول کو قائم کیا کہ "ظالم کا مقابلہ نہ کرو"۔ کسی ہندی فقیر کا قول ہی کہ:

ہاتھی ہورہ گیان کا پریم دلیچا پار
سواں روپ سنسار ہی بھونک بھونک مرجار

ہمارا گھر آسمان پر ہے

قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شریف اور امیر عورت نے خواب میں دیکھا کہ میں آسمان پر چلی گئی اور کیا دیکھتی ہوں کہ وہاں پر ایک محل بن رہا ہی۔ اُس نے اپنے رہنما سے پوچھا:

"یہہ محل کس کے لئے بن رہا ہی؟"

اُس نے کہا۔ "تمہارے مالی کے لئے"۔

عورت نے کہا۔ "مگر وہ تو زمین پر نہایت ہی چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتا ہی جسمیں اُس کے خاندان کے لئے نہایت ہی تنگ جگہ ہی۔ اگر وہ اپنے مصیبت زدہ خاندان کے لئے اس قدر سامان نہ بھیجتا تو وہ بہتر طور پر گذارہ کر سکتا تھا"۔

آگے بڑھکر کیا دیکھتی ہی کہ ایک خراب سی جھونپڑی بنائی جارہی ہی۔ اُس نے پوچھا۔ "اور یہہ کس کے لئے ہی؟"

ہادی نے جواب دیا "یہہ تمہارے لئے ہی"۔

عورت نے کہا۔ "مگر میں تو زمین پر محل میں رہتی تھی۔ اور مجھے تو جھونپڑی میں رہنا آدسے ہی گا نہیں"۔ وہ الفاظ جو اُس نے اپنے جواب میں سُنے بڑے پُر معنی تھے۔ اور وہ یہہ تھے:

سردار معمار اُسی مصالحہ سے اپنا کام خوش اسلوبی کے ساتھ کرتا ہی جو اُس کے پاس بھیجا جاتا ہی۔

مضامین

ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۰۴ء پر ایک سرسری نظر

رسلسلہ کے لئے دیکھو نور افشان مطبوعہ ۱۷ جون)

مسیح نے چونکہ تمام دنیا کے گناہوں کی سزا خود اٹھائی تھی اس لئے صلیب پر لٹکایا گیا تاکہ لوگ معلوم کریں کہ اس نے فی الحقیقت "ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا (یسعیاہ ۵۳: ۴)۔

پھر مولویصاحب نے صفحہ ۱۵۰ کے ذیل میں اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش کی ہو کہ توریت اور یہودیوں کی تمام کتابوں میں اس لعنتی قربانی کی تعلیم نہیں ہو"۔

(۱) جناب من اس قربانی کی تعلیم سے تمام توریت اور انبیا کی کتابیں بھری پڑی ہیں آپ انکو بغور مطالعہ فرماویں تو روز روشن کیطرح آپ پر ظاہر و ہویدا ہو جاویگا۔ یہہ قربانی پرانے عہدنامہ میں حرف ایک ہی ہو جسکی بابت انبیا نے پیش خبریاں دی ہیں مثال کے طور پر ہم ایک دو کا ذکر جناب کی پیش نظر کرتے ہیں۔ پہلا وعدہ باغ عدن میں عورت کے ساتھہ ہوا کہ "میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا" (پیدایش ۳: ۱۴) اُسکا اشارہ پولس رسول نے گلیتوں ۴: ۴ میں کیا ہو۔ توریت میں مسیح کی قربانی کا پیش نشان فسح کا برہ اور اس کی قربانی تھی۔ اُس قربانی میں اور مسیح والی قربانی میں من کل الوجوہ مشابہت اور مناسبت تشریح ہو (دیکھو خروج ۱۲: ۱ سے ۱۰ و ۴۶ گنتی ۹: ۱۲ مقابلہ کرو یوحنا ۱۹: ۳۳ و ۳۶)۔ اور انبیا کی کتابوں میں تو اس کا یوں ہی بیان ہو مثلاً یسعیاہ ۵۳ باب۔

یہودیوں میں کئی قسم کی قربانیاں تھیں مثلاً سوختنی قربانی جس سے یہہ مقصود تھا کہ بنی اسرائیل اپنے آپکو خدا کی خدمت کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔ یہہ قربانی روزمرہ گذرانی جاتی تھی (خروج ۲۹: ۳۸ سے ۴۲ گنتی ۲۸: ۱۰-۲۸: ۱۱ سے ۲۹: ۳۹ تک) اور یہہ وہ قربانی ہو جسکو مولویصاحب نے بھی قربانی فرماتے ہیں شکرگذاری کی قربانی (خروج ۲۹: ۱۴ و ۴۷ احبار ۴: ۵۵ و ۹ گنتی ۲۹ و ۵ احبار ۲۳: ۱۰ سے ۱۴) تیسرے گناہ کی قربانی۔ خطا کی قربانی (گنتی ۲۸: ۱۵) خطا کی قربانیاں عید فسح عید پنتیکوست اور عید خیمہ کے وقت (گنتی ۲۸: ۲۲ و ۳۰-۲۹: ۵ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۲ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۱ و ۳۴ و ۳۸) کفارہ کے بڑے دن پر دو بکروں کا گذراننا (احبار ۱۶) اور اگر ہم احبار ۹ ویں باب میں قربانی کی ترتیب پر غور کریں تو صاف ظاہر ہو کہ گناہ کی قربانی نہایت لازمی امر ہو اور اس لئے وہ پہلے مذکور ہوئی ہو اور اس کے بعد سوختنی قربانی اور سب سے پیچھے سلامتی کی قربانی کا ذکر ہوا ہو یعنی دوسری قسم کی قربانی اُسی صورت میں مقبول ہو سکتی ہو جبکہ پہلی گذرانی جاوے اور مقبول ہو۔ اور تیسری محض دوسری کا تتمہ یا ضمیمہ ہو۔ خطا کی قربانی کے طریقے کیطرف اگر غور کیا جاوے تو صاف ظاہر ہوگا کہ اسمیں گنہگار اپنے گناہ کا اقرار کرتا تھا اور اسکو برے کے سر پر ہاتھہ رکھنے کے ذریعہ برہ پر منتقل کرتا تھا (احبار ۱۶: ۲۰ سے ۲۲) اور اس تمام عمل میں گناہ کا کل خیال شامل تھا یعنی گناہ کا اقرار اُسکی معافی یعنی گناہ کی سزا سے یعنی اُس کی لعنت سے بچنے کی نیت گنہگار کے عوض میں اُس برہ کا ہونا اور اُن کے گناہوں کو اپنے سر پر اٹھا لیجانا وغیرہ اُس کا اشارہ یوحنا اصطباغی نے یوحنا ۱: ۲۹ میں کیا ہو۔ یہہ تمام باتیں خطا کی قربانی میں مخفی تھیں اور اہل یہود اس پر عقیدہ رکھتے اور عمل کرتے تھے۔

"درانحالیکہ قربانی کی رسومات صرف لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی تقدیس اور انسان کی گنہگاری کے خطرناک نتائج کا اثر پیدا کرنیوالی تھیں گناہوں کے کفارہ کا خیال انبیا کی زندگی اور تعلیم میں ایک بڑے گہرے اور روحانی معنی حاصل کر چکا تھا ہوسیع عاموس۔ میکہ اور حزقی ایل نے توبہ کے سوائے کوئی ذریعہ اللہ تعالیٰ سے صلح کا اور گناہ کے بوجھ کے دور کرنے کا نہیں تسلیم کیا"۔ (آپکا حوالہ جیوش انسائیکلوپیڈیا جلد ۲ صفحہ ۲۷۶ سے)۔ فقرات تحت الخطوط کے یہی معنی ہیں کہ اہل یہود کے اور اُن کے انبیا کے دل پر اُس قربانی نے گناہ کی لعنت کا اور اُس لعنت کا مسیح کی قربانی سے جو لعنت کو اُٹھانیوالی قربانی تھی اور جسکا پیش نمونہ فسح کا اور کفارہ کا برہ تھا خیال پیدا کر رکھا تھا جسکو وہ کسی طرح اپنی زندگی اور تعلیم سے علیحدہ نہ کر سکتے تھے تو بھلا آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ "ہوسیع اور عاموس اور میکہ اور حزقی ایل نے توبہ کے سوائے کوئی ذریعہ اللہ تعالیٰ سے صلح کا اور گناہ کے بوجھ کے دور کرنیکا نہیں تسلیم کیا"۔ اور وہ متن جنکو مولویصاحب نے ہوسیع باب ۱۴ میں سے اقتباس کیا ہو روز روشن کی طرح گناہ کی عوضانہ قربانی کا اور اس کے ذریعہ معافی ذنوب کا اظہار کر رہا ہو اور یہہ بتلا رہا ہے کہ ہونٹھوں کے بچھڑے بھی اُسی وقت گذرانے جا سکتے ہیں جبکہ وہ کلمہ انکی ساری بدکاریوں کو دور کر دے۔ یہہ کلمہ جو تمام قربانیوں کا مشارٌ الیہ ہو اُن کے گناہوں کو اپنی ہی لعنتی قربانی سے دور کر سکتا ہو کیونکہ اُس نے ہماری لعنتیں اٹھالیں۔ اور جو متن میکہ ۶: ۶ سے ۸ تک کا حوالہ پیش کیا ہو اس سے صاف صاف تمام انسانی تدبیر کی جو وہ اپنے گناہ اور اُس لعنت

کے دور کرنے کے لئے کرتا ہے جس سے کہ وہ خدا سے دور ہو گیا تھا بے سود ہی ظاہر کرتا ہے۔ اور جب گناہ کے کفارہ کا خیال انبیا کی زندگی اور تعلیم میں ایک بڑے اور گہرے اور روحانی معنی حاصل کر چکا تھا تو کس طرح سے ملیکہ کے اس متن میں سے اس خیال کو آپ خارج کر سکتے ہیں؟ مطلب اسکا یہہ ہے کہ جب لوگ عقیدۃً کلمہ کی وساطت کو مانتے تھے اور کہ یہہ کلمہ جو تمام قربانیوں کا مشار الیہ ہے اُن کے گناہوں کی شفاعت کر سکتا ہے مگر عملاً وہ اس سے اغماض کر جاتے تھے اور یہہ وہی روحانیت مسئلہ قربانی ہے جس سے اغماض کرنیکے سبب سے تمام ظاہری رسومات بیسود ٹھہریں تھیں جنکا ذکر ملیکہ نبی نے کیا ہے؟

(۲) توریت اور انبیا میں جیسا کہ اوپر کسیقدر ظاہر کر دیا گیا ہے پورا پورا بیان مندرج ہے۔ کیا آپ لفظ لعنتی کی محض معدومیت کی وجہ سے اس مقصد سے پہلو تہی کرتے ہیں؟ کیا گناہ اور اسکی نجاست اور جرم اس کے سبب سے خدا سے دور اور مہجور ہونا۔ اور اُس گناہ کی سزا وغیرہ اس لفظ لعنت کا مفہوم نہیں ہیں؟ کیا اُن قربانیوں میں جنکو بزرگان سلف توریت میں اور انبیاء کرام صحائف انبیا میں مانتے اور عمل میں لاتے رہتے اس لعنتی قربانی کی حس اور اشارہ نہیں ملتا جسکو خداوند مسیح نے پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا؟ اگر اُن قربانیوں میں سے اِن تمام باتوں کو خارج کر دیا جاوے تو کیا وہ قربانئیں محض استعارہ نہ رہ جائینگی اور حقیقت مفقود نہ ہو جائیگی؟ اگر قربانیں محض نفس کشی اور اپنی خواہشات کو قربان کر دینے کی علامات ہی تھیں تو قربانی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا بغیر قربانی کرنیکے محض حکم اور پند و نصائح ناکارہ و لاغیر مکتفی ہو جاتے؟ کیا اس قسم کے احکام اور پند و نصائح توریت اور انبیا میں نہ تھے؟ کیا ضرورت پڑی کہ یہہ حکم دیا جاوے کہ علاوہ ان احکام کے جانوروں کی قربانی بھی بنی اسرائیل کیا کریں؟ الغرض جیسا کہ رسول فرماتا ہے "شریعت ..... آنیوالی نعمتوں کی پرچھائیں ہے اور ان چیزوں کی حقیقی صورت نہیں ......" وغیرہ (عبرانی ۱:۱۰ سے ۱۰) اور وہ مسیح تک پہنچانے کو ہماری اُستاد ٹھہری تاکہ ہم ایمان سے راستباز گنے جاویں" (گلتیوں ۳: ۲۴)؛

(۳) بزرگان و انبیاء سلف صرف ایمان لاکر راستباز گنے گئے اور گناہ کی اس لعنت سے بچ گئے جسکے تحت میں کل نسل آدم آدم اول کے گناہ کے سبب سے آ گئی تھی۔ جسکی بابت اس تفصیلی بیان کو بغور مطالعہ فرماویں جو پولس رسول کے خط عبرانیوں کے ۱۱ باب میں درج ہے۔ پس اگر وے سب ایمان سے بچ گئے تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ انکا وہ ایمان کس بات پر تھا؟ کیا بیلوں اور بکروں کے خون پر جو تقدس کیلئے خریدے جاتے تھے اور جو انسان کی جان کے مقابلہ میں کچھہ قدر نہیں رکھتے؟ کیا وہ قربانئیں گناہوں کو اُٹھا لیجانے کے قابل تھیں؟ ہم صاف کہتے ہیں کہ ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو اُن کے بار بار اور تمام عمر گذراننے کی ضرورت نہوتی پس انکا اشارہ صرف مسیح کی قربانی کی طرف تھا جو اکیلا تمام جہان کے گناہوں کو اُٹھا لیجاتا ہے۔ پس اس طرح وے سب کے سب مسیح پر ایمان لاکر مر گئے۔ یہہ مذہب توریت اور انبیا کا ہے اور قران کے مذہب سے مختلف ہے۔ علاوہ بریں قرآن کی قربانی کے بعض جانوروں اور توریت کی قربانی کے جانوروں میں فرق ہے۔ قران میں اونٹ کی قربانی بھی جائز تھی اور یہہ قربانی عمدہ تصور کیجاتی تھی مگر توریت میں تو اونٹ حرام جانوروں میں شمار ہے۔ جسکا نہ صرف قربانی کرنا ہی ناجائز تھا بلکہ کھانا بھی ناجائز تھا۔ اونٹ کو قربانی کرنا یا اس کے گوشت کو کھانا ویسا ہی مکروہ اور حرام تھا جیسا کہ سور کے گوشت کو قربانی کرنا یا کھانا۔ پس قرآن اس پہلو سے بھی توریت کے برخلاف تعلیم دیتا ہے۔ توریت کی تعلیم اوّل قربانی پر ایمان رکھنا ہے اور پھر خدا کے حکم کے بموجب نیک اعمال کرنا ہے۔ توریت سے صاف ظاہر ہے کہ قربانی کے بغیر نیک اعمال مقبول نہیں ہو سکتے اور نہ ہی نیک اعمال کے بغیر قربانی ہی مقبول ہو سکتی تھی اور یہہ دونوں باتیں ایک اصولی اور دوسری امر کے اوپر مبنی یعنی ایمان پر۔ ایمان وہ شے ہے جس سے اعمال پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ اخلاقی ہوں خواہ رسمی امور کے متعلق۔ یہہ قربانئیں اور اعمال اگر ایمان کے ساتھ ملے ہوئے نہوتے تو کسی طرح مقبول نہیں ہوتے تھے۔ پس توریت کا مذہب محض وعدے پر ایمان لانا تھا یعنی مسیح پر چنانچہ دیکھو ہابیل کی قربانی اور ابراہام کی قربانی وغیرہ کو جہاں پر اُن کے ایمان ہی سے راستباز ہونیکی بابت پوری پوری گواہی توریت سے ملتی ہے۔ پس اسطرح سے اور باتوں میں بھی ہم قرآن اور توریت اور کتب انبیا کے درمیان آسمان اور زمین کا فرق دیکھتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ نجات کے بارے میں توریت کی تعلیم بالکل قرآن کے مطابق ہرگز نہیں ہے؛

پھر آپ نے صفحہ ۱۵۰ پر اس امر کو خود خداوند مسیح کے بیان سے ثابت کرنیکی سعی کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ "لیکن عجیب بات یہہ ہے کہ خود یسوع نے بھی اس عقیدہ کی تعلیم اپنی ساری عمر میں نہیں دی اور وہ اپنی پیدائش سے لیکر موت تک یہودی عقیدہ کا پابند رہا"۔ نیز دیکھو مرقس ۱۰: ۱۷-۲۱- ۱۰- لوقا: ۲۲- ۱۷ و ۲۵؛

باقی آیندہ

ایڈیٹوریل نوٹس ڈیپارٹمنٹ



ستیارتھ پرکاش درپن

(۸۵) سوال

متی ۲۶: ۴۷-۵۶-۶۹-۷۵- ان آیات میں خداوند یسوع کے پکڑے جانے کا ذکر ہے جس میں سے پنڈت جی شاگردوں کے بھاگ جانے اور پطرس کے انکار کرنے پر یوں زبان درازی کرتے ہیں ؛

محقق ؛ دیکھئے عیسیٰ میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو پختہ ایمان والا بنا سکے تاکہ وہ ایسے ہو جاتے کہ اگر انہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا تو بھی اپنے ربی کو لالچ سے نہ پکڑواتے نہ منکر ہوتے نہ جھوٹ بولتے نہ جھوٹی قسم کھاتے ؛

(رہبر) لالچ سے پکڑوانے والے کا احوال تو (۸۴) سوال کے جواب میں آچکا ہے باقیوں کا احوال تو عجیب بے نظیر خدا کی قدرت سے پر ہے- دیکھئے جب پطرس ڈر کے مارے انکار کر چکا تو اس سے اُس نے مسیح کے علم غیب کو ثابت کیا جس نے اُس کے انکار کی پہلے ہی سے خبر دی تھی- اور شاگردوں کے بھاگ جانے کی بابت بھی- اور پھر جب پطرس انکار کر چکا تھا تو خداوند نے اُس کی طرف دیکھا اور پطرس پر یہہ اثر پڑا کہ اُسکی پیشگوئی یاد آئی اور وہ زار زار رونے لگا- پطرس میں یہہ کسر تھی کہ اُسکی طبیعت میں شیخی اور شوخی تھی اور اپنے اُوپر جلد بھروسہ کر اُٹھتا تھا- مگر اس گرنے سے اُسکو یہہ فائدہ پہنچایا گیا کہ اُسکو اپنی کمزوری خوب نظر آگئی اور وہ تائب ہوا اور خداوند نے اُسکو قبول کیا اور محبت میں اُسکو بڑھایا اور اُسکی باقی زندگی خداوند کی محبت اور ایمان میں دلیری اور فروتنی کے ساتھ گذری- اُس کے کام اور اُس کے خطوط اُسکی ایسی زندگی کے شاہد ہیں ؛

پھر اگرچہ شاگرد ڈر کے مارے خداوند کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اِس لئے کہ مسیح کا گرفتار ہونا اور پھر صلیب دیا جانا اُنکی امیدوں کے برخلاف نکلا اور اُن کے ایمان اور محبت میں کمزوری آگئی لیکن جب خداوند مُردوں میں سے زندہ ہوا اور اُن شاگردوں نے اُس واقعہ کو خوب تحقیق کر لیا اور خداوند نے بھی اپنے زندہ ہونے کے ظاہر ثبوت دیئے تو وہ شاگرد پھر اُس کے پاس جمع ہو گئے- ورنہ پھر جمع نہ ہوتے اور مسیح کی بابت جان پر بازی کھیلکر گواہی دینے لگے- نہ لوگوں سے ڈرتے نہ حاکموں سے- اور تمام بیدینی اور ناپاکی کے برخلاف سچائی اور پاکیزگی کی منادی کرتے پھرے- خصوصاً اُس وقت سے جب خداوند نے اپنے وعدے کے موافق اپنی روح مقدس کو اُن پر آسمان سے نازل کیا- رسولوں کے اعمال اور اُن کے خطوں سے یہہ تمام خوبیاں ان میں ثابت ہیں- پنڈت جی نے اِس بات کے دونو پہلو نہ دیکھے اور یونہی اعتراض بنا لیا ؛

آپکے اعتراض کا محض جھوٹی بکواس ہونا رسولوں کے تابعین کیحالات سے بھی ثابت ہے تابعین کی بیدینی اور دینداری کیحالتوں کا یہہ مقابلہ تھا جیسا پولس رسول افسیوں اور کلسیوں کو جتاتا ہے "- اپنے اُن اعضا کو مُردہ کرو جو زمین پر ہیں یعنے زناکاری اور ناپاکی اور شہوت اور بُری خواہش اور لالچ کو جو بت پرستی کے برابر ہے ..... تم جس وقت اُن باتوں سے جیتے تھے اُس وقت انہیں پر عمل کیا کرتے تھے لیکن اب تم بھی ان سبکو چھوڑ دو کیونکہ تم نے پُرانی انسانیت کو اُس کے کاموں سمیت اُتار ڈالا" وغیرہ (کلسیوں ۳: ۱-۱۰) اور افسیوں ۴: ۲ وغیرہ- دیکھئے اُس زمانہ میں مسیح کی طاقت اور جلال کی ایسی تاثیریں لوگوں پر ہوگئی تھیں ایک رومی مورخ پلینی اُسی زمانہ کا ایسی ہی گواہی دیتا ہے- پلینی اصغر نے نکومیڈیہ کے عیسائیوں کی بابت اپنے مشہور خط میں شہنشاہ ٹراجن کو یوں لکھا کہ اُنکے قصور کا خلاصہ یہہ ہے کہ وہ ایک مقرری دن جمع ہوتے ہیں دن چڑھنے سے پہلے تاکہ آپسمیں باری باری مسیح کے لئے گیت گاویں جیسے کسی خدا کے لئے- اپنے تئیں قسم سے باندھتے ہیں کہ کسی قسم کی شرارت کے مجرم نہ ہوویں- نہ چوری کے نہ رہزنی کے اور نہ زناکاری کے- بے وفائی نہ کریں امانت میں بددیانتی نہ کریں- یہہ رسمیں ادا کر کے وہ رخصت ہوتے ہیں اور پھر جمع ہوتے تاکہ ایک کھانا یا ناشتہ کھاویں- کیا اُنکو اِس نام کے سبب سزا دی جائے گو بے قصور ہی ہوویں یا کہ یہہ نام ہی ایسا بُرا ہے کہ سزا کے قابل ہے؟ یہہ ایک غیر قوم حاکم کی گواہی ہے- مگر پنڈت جی تو چلے تن صرف اپنے ہندوؤں کو بہلانے کے واسطے ایسی جھوٹی باتیں بنا گئے ؛ پادری جی- ایل ٹھاکرداس ؛

نیستی سے ہستی کی تعلیم میں مداخلت بیجا

۲- جناب غور فرمائیں کہ جس حال آپ کے علم میں عالم دیدنی کی ایسی نیستی ہو جاتی ہے کہ ہر ایک شے کا امتیاز محال مطلق ہو جاتا ہے جب کہ آپ ایسی حالت میں جیو اور مادے کی ہستی ثابت نہیں کر سکتے تھے تو کیا آپکو یہہ معلوم نہ تھا کہ حالتِ نیستی میں ایشور کے علم وغیرہ سے اُنکی ہستی ثابت ہونا بھی مشکل امر ہوگا ؛

۳- جبکہ پرلے یا نیستی نے ہر ایک دیدنی شے کا آپکے علم میں خاتمہ کر دیا تھا تو کیا آپکو یہہ معلوم نہ ہوا کہ نیستی کی حالت نے آپ کے علم میں ہر ایک نادیدنی ہستی کے امتیاز کا بھی خاتمہ کر دیا تھا- پھر آپ نیستی کی حالت میں کیونکر خدا کے عالم ہونے سے جیو اور مادے کی ہستی ثابت کیا چاہتے تھے ؛ جبکہ نیستی کی حالت نے آپ کے علم سے دیدنی عالم کا امتیاز حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا تھا تو اِس بات کا آپ کے پاس کیا ثبوت رہا کہ خدا اور اُس کے علم کا آپ کو امتیاز باقی رہ گیا جس خدا کے علم میں آپ نے جیو اور مادے کی ہستی ملاحظہ کی تھی- درحالیکہ اُنھوں

نہایت سوکھتسم مانا جاتا ہی۔ پس خدا کے علم میں جیو اور مادے کی ہستی کا خیال محض فرضی ہی جسکا ثبوت کوئی نہیں ہے ؛

اور اگر آپ ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ اس عالم کی ابتدا سے پیشتر خدا کاہیکا عالم تھا اور اُس کا علم کیا تھا اور معلوم کیا ؟ تو ہم سچے فلسفہ کے طور پر کہتے ہیں کہ ہمکو کچھ خبر نہیں ہی۔ ہم پرے کی حالت میں نہ خدا کے عالم تھے اور نہ اس کے علم کے دائرے کی تلاش کرنیوالے۔ کیونکہ ہم تھے ہی نہیں۔ اور اگر آپ ہستی کے دائرے میں آکر ہمسے خدا کے عالم ہونے کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔ تو جہانتک ہمارے علم میں ہستی امتیاز ہوتی ہی وہاں تک ہم تسلیم کرتے ہیں کہ خدا ہی خدا عالم عالموں کا ہی وہ سب کچھ جانتا ہی اور جب ہم خود پرے یا نیستی میں نامعلوم ہو جاتے ہیں۔ تب نہ خدا کی ہستی کی نسبت اور نہ اُس کے علم اور معلوم کی نسبت ہمارا نفی یا اثبات میں کوئی فیصلہ ہی۔ ہستی کی حالت میں جو کچھ آپ ہمسے دریافت کریں ہم جواب دینگے۔ پر حالت نیستی میں نہ میرا آگے بڑھنا جائز ہی نہ آپ کا۔ پر آپ آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ آپ کا نیستی کی حالت میں گم ہو جانا ہوگا اور بس ؛

۴۔ ہمنے فرض کیا کہ ہستی سے پیشتر خدا عالم تھا۔ اب بھی آپ جیو اور مادہ کی ازلیت ثابت کریں ؛

۱۔ دیانندی برادران سنیئے۔ علم وادراک مبدا، انکشاف کا نام ہی پس اسمیں دو امر کا ہونا ضرور ہی ایک وہ جو منکشف ہو دوسرا وہ جس پر منکشف ہو پہلے کو معلوم اور دوسرے کو عالم کہتے ہیں۔ اور چونکہ معلوم منکشف کو کہتے ہیں اور انکشاف بغیر وجود نہیں ہو سکتا لہذا ضرور ہی کہ معلوم عالم کے پاس موجود ہو۔ اور معلوم کا عالم کے پاس موجود ہونا دو صورت سے ہو سکتا ہی۔ ایک یہہ کہ معلوم کی صورت موجود ہو۔ دوسرے یہہ کہ معلوم بعینہٖ موجود ہو پس جس علم میں معلوم عالم کے پاس موجود ہوتا ہی اسکو علم حضوری کہتے ہیں جیسا کہ ہمکو اپنی ہی ذات وصفات کا علم ہی اور جس علم میں معلوم کی صورت عالم کے پاس موجود ہوتی ہی اسکو علم حصولی بولتے ہیں۔ جیسا کہ ہمکو زید و بکر وغیرہ کا علم ہی۔ دیکھو منطق مولوی نذیر احمد صفحہ ۵ کو۔ پس اب فلسفہ اور منطق کے اصول کے موافق ہمکو سمجھایا جاوے۔ کہ نیستی کی حالت میں الیشور جیو اور مادے کا کن معنوں سے عالم ہی؟ آیا علم حضوری کے اعتبار سے یا علم حصولی کے اعتبار سے ؟ اگر کہو علم حضوری کے اعتبار سے تو الیشور کا جیو اور مادہ ہونا ثابت یا جیو اور مادیکا الیشور ہونا ثابت ہی۔ اور اگر کہو کہ علم حصولی کے اعتبار سے تو جیو اور مادیکی صورت ہونی لازم ہی جسکی صورت کا آپ پرے یا نیستی کی حالت میں خود خاتمہ تسلیم کرتے ہیں۔ جبکہ بغیر صورت نیستی کی حالت میں آپ خود جیو اور مادیکی ہستی کے عالم نہیں ہیں تو آپ کا الیشور بغیر صورت یا علم جیو اور مادیکے کیونکر انکا عالم ہو سکتا ہی یہہ اصول ہمکو بتلایئے ؟ اور جبکہ بغیر صورت یا علم کے کوئی عالم نہیں ہو سکتا ہی تو پھر آپ کونسی دلیل سے جیو اور مادیکی ہستی الیشور کے علم سے ثابت کرتے ہیں ؟ زیادہ نمستے۔ آپ کا نامعلوم دوست ؛

راقم

پادری غلام مسیح
از شہر انبالہ

ارکیمیس کا استویقی فلاسفی کا معلم تھا در سستہ میں پیدا تھا۔ قول ہی کہ اگر تیری بابت بری بات کہی جاوے تو اگر وہ سچ ہو تو اپنی اصلاح کر اور اگر جھوٹ ہو تو اُس پر قہقہہ مار ؛ (اڈیٹر)

خداوند یسوع اپنے شاگردوں کو منادی کرنیکے واسطے دو دو کرکے بھیجتا ہے

اِن باتوں کے بعد خداوند نے ستر آدمی اور مقرر کئے۔ اور جس جس شہر اور جگہ کو خود جانے والا تھا وہاں انہیں دو۔ دو کرکے اپنے آگے بھیجا لوقا ۱۰ : ۱

اِس مقدس آیت کے دیگر مضامین کو چھوڑ کر میں ناظرین نور افشان خصوصاً پادری صاحبان اور پریسبیٹیریل مشنری صاحبان کی توجہ شریف کو اِس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اُس شخص نے جو یسوع تھا۔ جو ذاتِ الٰہی کا دوسرا اقنوم یعنے بیٹا تھا جسکے مجسم ہونیکا موضوع انسان کی نجات تھا۔ جو خادم الدینوں۔ یعنے پاسبانوں۔ مبشروں۔ کتب فروشوں۔ اُستادوں کا بھیجنے والا تھا۔ اُس نے منادوں کو دو۔ دو کرکے بھیجا ؛

۱۔ یہہ بات قابل غور ہی کہ خداوند یسوع کا کوئی کام یا کلام ایسا نہیں تھا جسکو ہم خداوند کی بھول کہہ سکیں۔ یا یہہ کہہ سکیں کہ خداوند نے یوں ہی سرسری طور پر یہہ کام کیا کوئی خاص بھید اسمیں نہیں تھا۔ یا اس کی تقلید کی ضرورت نہیں ؛

۲۔ ہم یہہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ خداوند کا یہہ کام اسیوقت کے مناسب حال تھا اب ایسا زمانہ آگیا ہی کہ ایک ہی مناد اکیلا کافی اور ضروری ہی۔ اگر اُس وقت جبکہ خداوند زمین پر اپنی جسمانی زندگی میں تھا یہہ امر ضروری تھا کہ دو مناد جاویں۔ تو اب جب کہ خداوند آسمان پر ہی۔ کتنا ضروری ہی کہ دو۔ دو جاویں اگر لوگ جنکے درمیان منادی کو جانا ہی اسوقت بھیڑئیے تھے۔ تو اِس زمانہ میں کسقدر ضروری ہی جبکہ زمانہ آخری ہی۔ شیطان گرجنے والے ببر کی مانند پھرتا ہی کہ کسکو پاوے اور پھاڑ کھاوے ؛

کلام الٰہی پر اور موجودات خصوصاً حیوانات مطلق اور ناطق کی زندگی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکیلے نہ رہنا خدا کی ایک صفت ہے اگرچہ خدا کی ذات واحد ہے۔ تو بھی اُس کی وحدت میں تین اقنوم شامل ہیں یعنے اب۔ ابن۔ روح القدس ؛

اگرچہ خدا ایسا بڑا ہے کہ آسمانوں کے آسمان میں اُسکی سمائی نہیں۔ داؤد کہتا ہے "اے خدا تیری روح سے میں کہاں جاؤں اور تیری حضوری سے میں کہاں بھاگوں۔ اگر میں آسمان کے اوپر چڑھ جاؤں تو تو وہاں ہے۔ اگر میں پتال میں اپنا بستر بچھاؤں تو دیکھ تو وہاں بھی ہے۔ اگر صبح کے پنکھ لیکر میں سمندر کی انتہا میں جا رہوں تو وہاں بھی تیرا ہاتھ مجھے لیچلیگا" تو بھی۔ لاکھہا لاکھ کروبیم اور سرافیم اور مقدسوں کی جماعت اُسکے حضور میں ہر وقت حاضر رہکر اُسکی عبادت کرتے ہیں۔ اور مقرب فرشتے بھی ہیں ؛

جب اُس نے حیوانات کو بنایا تو انہیں بھی یہہ صفت ڈالی کہ وہ بغیر جلیس اور انیس کے غمگین اور اداس رہتے ہیں۔ اور ہم جنس کی صحبت سے خوش رہتے ہیں۔ ع کند ہمجنس با ہمجنس پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز با باز ؛

پھر جب اُس نے انسان اشرف المخلوقات کو پیدا کیا تو اسمیں بھی یہہ صفت ڈالی۔ کیونکہ جب آدم نے سب جانداروں کے نام رکھے تو اُس نے اُن میں اپنے واسطے ایک ساتھی ڈھونڈا۔ پر نہ پایا ؛ پھر خداوند نے جو دانائے مطلق ہے خود فرمایا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے۔ میں اُس کے لئے ایک ساتھی اُس کی مانند بناؤنگا۔ کونسا فاضل اجل ہے جو خداوند قدیر اور دانائے مطلق کے روبرو کھڑا ہوکر کہے۔ کہ تیری اِس رائے میں غلطی ہے انسان کا اکیلا رہنا اچھا ہے۔ کچھ نقصان نہیں ہے ؛

شاہان اور سلاطین اور حکام جہان اپنا کام بغیر وزیران پُر تدبیر نہیں کر سکتے ؛

چونکہ ہماری عرض صرف اِس بات سے ہے کہ خداوند نے مناّدوں کو دو دو کرکے بھیجا تو ہم اِسی امر کی طرف غور کریں۔ پرانے عہد نامہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند خدا نے جب موسیٰ کو بنی اسرائیل کی فرعون کے ہاتھ سے رہائی کی خبر دینے کو بھیجا تو موسیٰ کو ایک مددگار عنایت فرمایا۔ یعنے ہارون اور بیابان میں جب موسیٰ کا سُسر یترو اُسکو ملا تو اُسنے اُسکو صلاح دی۔ اب میرا کہا مان میں تجھے صلاح دیتا ہوں اور خدا تیرے ساتھ رہے تو اُن لوگوں کے پاس خدا کی جگہ ہو۔ اور اُنکا سب احوال خدا سے عرض کیا کر۔ تو اُن لوگوں میں سے اعتباری لوگ چن لے۔ جو خدا ترس اور سچے انسان ہوں اور لالچی نہ ہوں اور انہیں ہزاروں اور سینکڑوں اور پچاس پچاس اور دس دس پر حاکم کر دے۔ اور اگر یہہ صلاح خدا کی طرف سے نہ ہوتی تو موسیٰ ہرگز اُس پر عمل نہ کرتا ؛

ہمارا خداوند یسوع مسیح جس کے نمونہ پر ہمکو اِس زندگی میں حرف بحرف چلنا اور عمل کرنا ہے۔ اگرچہ کامل انسان تھا جسکو شیطان گرا نہیں سکتا تھا۔ خدا باپ اور روح القدس ہر وقت اِس کے ہمراہ تھے۔ تاہم اِس بات کی ضرورت اُسکو ہوئی (بحیثیت انسان) کہ وہ عموماً بارہ رسولوں کو اور خصوصاً تین یعنے یعقوب یوحنا اور پطرس کو برابر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اور ضرور اِس بات میں ہمکو بھی اِس کے نمونہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جب خود اُسکو ضرورت تھی کہ اپنے ہمراہ رکھے۔ تو فی زمانہ ایسا کون مناد ہے جسکو دوسرے مددگار کی ضرورت نہیں ؛

ماسوائے اِس کے خود جب پرسبیٹرل مشنری ہوکر مناّدوں کو باہر بھیجا تو دو۔ دو کرکے بھیجے ؛

خداوند کے آسمان پر چلے جانیکے بعد۔ اعمال کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پطرس اور یوحنا ایک ایک ساتھ رہے تھے اعمال ۱ : ۳ ؛

پولوس رسول جو یہہ کہہ سکا کہ میری پیروی کرو جسطرح میں مسیح کی پیروی کرتا ہوں۔ اپنے پرسبیٹرل دورے میں ایک مددگار اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اعمال ۱۳ باب میں پولوس کے ساتھ ہم برنباس کو دیکھتے ہیں ؛

اعمال ۱۵ میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس اور برنباس کے ہمراہ برنباس اور سیلاس بھی ہیں۔ اور بعد اِس کے ہم لوقا کو۔ اور کہیں تمطاؤس کو اور کہیں تیطس کو اُس کے ہمراہ دیکھتے ہیں ؛

پھر رسول پولوس نے جب کلیسیائیں قائم کیں تو پاسبان کی مدد کے واسطے قسیسوں کو مقرر کیا ؛

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ پولوس رسول تھا۔ اور روح القدس کی مدد اور ہدایت سے سب کام کرتا تھا۔ اور کہ ہمکو خداوند کے نمونہ کے بعد پولوس کی زندگی کا نمونہ لینا ہے ؛

اور اُس قانون کے مطابق فی زمانہ مشنری صاحبان بھی اپنے ہمراہ اکثر ایک دستہ مناّدوں کا دورہ میں رکھتے ہیں۔ اور فی الحقیقت یہہ امر اشد ضروری ہے۔ اور بعض دیہات میں مناد دو۔ دو بھی ہیں۔ لیکن اکثر ایک ایک ہیں ؛

اکیلے اکیلے مناد جہاں ہیں۔ اُن جگہوں پر کام ویسی خوبی سے کبھی نہیں ہو سکتا جیسا اُن جگہوں پر ہوتا جہاں دو دو یا زیادہ مناد کام کرتے ہیں ؛

ذیل کے نقص وہاں پائے جاتے ہیں ؛

رقیمہ

پادری جان مینوئیل
از سنتوکھ ماجرہ

مراسلات

التماس

خدمت میں جمیع علماء ملت محمدیہ

اس سے پہلے بذریعہ نورافشان مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ سوال کیا گیا کہ جواب طلب ضروری تھا اسکا جواب ابتک کوئی نہیں آیا اور میں بدستور منتظر ہوں براہِ مہربانی اسکا جواب اور اس سوال ذیل کا جواب بلاتعصب و غصہ عنایت فرمادیں کہ رفع اشتباہ ہو مضمون قرآن سے غیر محمل ظاہر ہو کہ حسب الحکم قرآن محمد صاحب تابع ملت ابراہیم ہوا پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۶ + ۱۲۴ ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

پھر حکم بھیجا ہم نے طرف تیری یہ کہ پیروی کر دین

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ پارہ

ابراہیم حنیف کی اور نہ تھا وہ شرک لانیوالوں سے

سورہ بقر رکوع ۱۶ + ۱۲۹ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

کہہ بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم دین ابراہیم

حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور کتاب مقدس

حنیف کی اور نہ تھا وہ شرک لانیوالوں سے

یعنے بائبل شریف پر بھی حسب الفرمودہ قرآن ایمان لایا پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۲ + ۱۶ وَقُلْ اٰمَنْتُ

اور کہہ ایمان لایا

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ اور جمیع امت محمدیہ کو

میں ساتھ اُس کے جو نازل کیا اللہ نے کتاب سے

بذریعہ حکم قرآن خبر دیا کہ اسیطرح ملت ابراہیم کے تابع اور کتب مقدسہ کو منزل من اللہ سمجھکر ایمان اپنا قائم کریں پارہ ۱ سورہ بقر رکوع ۱۶ + ۱۳۰ قُوْلُوْٓا

کہو

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور جو نازل کیا طرف ہمارے اور جو نازل کیا طرف ابراہیم کے

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

اور اسمٰعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد کی کو

وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

اور جو دی گئی موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو دیا گیا پیغمبروں کو

مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ

پروردگار اپنے سے نہیں جدائی کرتے درمیان کسی کے اُنمیں سے اور ہم

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور پارہ ۴ سورہ آل عمران رکوع ۱۰

واسطے اُس کے فرمانبردار ہیں

۱۹۱ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

کہہ سچ کہا اللہ نے پس پیروی کرو دین ابراہیم

حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور شرایط

حنیف کی اور نہ تھا وہ شرک لانیوالوں سے

ایمان اُن کے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسیطرح ثبوت رکن ایمان میں اقرار کرتے ہیں قولہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ نی الجملہ پوشیدہ نہ رہا کہ محمد صاحب اور جمیع فریق امت محمدیہ کو پیروی ملت ابراہیم اور کتب عہد عتیق و عہد جدید اور سب انبیاء بنی اسرائیل پر ایمان لانا فرض مؤکدہ ہے اور پیدائش باب ۱۸ + ۱۸ و ۱۹ سے صاف ظاہر ہے کہ خداوند نے شادی دی اور وعدہ کیا کہ ابراہیم تو یقیناً ایک بڑی اور بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومیں اُس سے برکت پاوینگی کیونکہ میں اُسکو جانتا ہوں کہ وہ اپنی ذریت کو اور اپنے بعد اپنے گھرانیکو حکم کریگا اور وہ خداوند کی راہ کی نگہبانی کر کے عدل اور انصاف کرینگے تاکہ خداوند ابراہیم کیواسطے جو کچھ کہ اُس نے اُس کے حق میں کہا ہے پورا کرے ۔

اور ابراہیم کا بیٹا اسمٰعیل جو ہاجرہ لونڈی سے تھا وہ حسب الحکم ایزدی زر و مال و برکت اور رشتہ و نسل ابراہیم سے خارج کیا گیا پیدائش باب ۲۱ + ۱۰ و ۱۲ اور قرآن پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم رکوع ۶ + ۴۲

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ اس ویرانہ سے بیابان بیر سبع اور فاران مراد ہے جس جگہ بعد اخراج ہوجانیکے اسمٰعیل اور اُسکی ماں ہاجرہ رہتے تھے اور قتورہ سے جو بچے ابراہیم کے تھے وہ بھی حین حیات ابراہیم میں خارج کئے گئے پیدائش باب ۲۵ + ۱ تا ۶ اور بشارت کا فرزند اصیل بی بی سے اضحاق تھا پیدائش باب ۱۷ + ۱۵ و ۱۶ اور باب ۱۸ + ۹ تا ۱۵ اور خداوند خدا نے اضحاق سے بھی وعدہ کیا کہ تیری نسل سے سب قومیں زمین کی برکت پاوینگے پیدائش باب ۲۶ + ۳ و ۴ و قرآن پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۷ + ۷۳ و ۷۴ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا

اور بی بی اُسکی کھڑی تھی پس ہنسی پس بشارت دی ہمنے

بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ قَالَتْ

ساتھ اسحاق کے اور پیچھے اسحاق کے یعقوب کی کہا

يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ

وائے کمبخت کیا جنونگی میں اور میں بوڑھی ہوں اور یہ خاوند میرا

شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ قَالُوْٓا

بوڑھا ہے تحقیق یہ بات ہے تعجب کی کہا انہوں نے کیا

اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ

تعجب کرتی ہے تو حکم خدا کے سے بخشائش اللہ کی

وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ

اور برکتیں اُسکی اوپر تمہارے اے اس گھر والو تحقیق وہ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اس سے ہویدا ہوا کہ ابراہیم کے

تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اہلبیت بی بی سارہ اور اضحاق ہیں اور بخشش و برکات الٰہی بھی اُن کے واسطے ہیں نہ ہاجرہ اور اسمٰعیل نہ اوروں کے لئے کیونکہ خداوند خدا نے ابراہیم کی نسل اضحاق سے مقرر فرمائی پیدائش باب ۲۱ + ۱۲ اور حسب الفرمودہ خداوند خدا وصیت کرنا ابراہیم اور یعقوب کا اولاد اپنی کو قرآن سے بھی

ثابت ہے پارہ ا سورہ بقر رکوع ۱۶ آیۃ ۱۲۶ وَوَصّٰی بِھَآ
اور وصیت کی ساتھ
اِبْرٰھِیْمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ
اُسکے ابراہیم نے بیٹوں اپنے کو اور یعقوب نے اے بیٹو میرے تحقیق
اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
اللہ نے پسند کیا واسطے تمہارے دین پس نہ مرو مگر تم
مُّسْلِمُوْنَ اے اخوہ اور نسل ابراہیم اور اصحاق اور
فرمانبردار ہو

یعقوب کے سے ہزارہا انبیاء بنی اسرائیل صاحب کتاب اور معجزات روشن کے ساتھ مبعوث ہوئے اور ان میں سے ایک نے بھی مسجد الحرام کیطرف سجدہ نہیں کیا اور طواف کرنے کو نہ آیا اور حجر الاسود کو بوسہ نہ دیا اور رسمیات حج و عمرہ و اعتکاف و میقات و عرفات و منا وغیرہ بجا نہیں لائے اور جمیع فرق محمدیہ سجدہ کرنا مسجد الحرام کیطرف اور طواف کرنا اسکا اور بوسہ دینا حجر الاسود کو اور اداے رسمیات حج و عمرہ و اعتکاف و عرفات و منا وغیرہ کو فرض معین جانتے ہیں بلکہ دوسری طرف متوجہ ہو کر خدا کا سجدہ کرنا حرام اور ساجد کو کافر کہتے ہیں اس لئے عرض رساں ہوں کہ براہ مہربانی اسکا پختہ مطلع فرماویں کہ کل ہم انبیاء بنی اسرائیل نسل ابراہیم بخلاف حکم خدا اور وصیت ابراہیم اور یعقوب کی پیروی کرتے رہے یا فریق اہل ملت محمدیہ بخلاف حکم خداوند خدا قادر مطلق و برعکس اقرار تابع ہونا ملت ابراہیم کے علانیہ گمراہی میں رسمیات مجوزہ مشرکان عرب بجا لا رہے ہیں کیونکہ یہہ سب رسمیات محمد صاحب کے پیدا ہونے سے پہلے مقرر کی ہوئی ہیں

رقیمہ

برخوردار خان مشن سپتال
کوئٹہ

اعلان

کوئین وکٹوریا ہائی اسکول آگرہ

اس اسکول کا افتتاح اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک نئی اور خوشنما عمارت میں ہوگا۔ دس برس سے یہہ مدرسہ کرایہ کے مکان میں واقعہ ڈرمینڈ روڈ آگرہ جاری تھا اس پرانی عمارت میں صرف تیس بورڈروں کی گنجائش تھی مکان کی تنگی سے اکثر دقت ہوا کرتی تھی۔ اور اسی وجہ سے ہمکو اور زیادہ لڑکیوں کے داخل کرنے سے مجبوراً انکار کرنا پڑا۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء میں لیڈی لاٹوش صاحبہ دام اقبالہا نے اس نئی عمارت کا بنیادی پتھر رکھکر کوئین وکٹوریا ہائی سکول کا افتتاح ہوگیا یہہ مذکورہ بالا نام سے نامزد کیا۔

طلبا کے آرام و آسایش اور انکی تعلیم و تربیت پر خیال کر کے یہہ عمارت بہت ہی محنت اور جانفشانی سے بنوائی گئی۔ اس کے تمام کمرے نہایت ہوادار اور درس تدریس کے واسطے بہت موزون ہیں خصوصاً اوپر کے سونے کے کمرے جو تندرستی کے اعتبار سے ہر طرح پر اچھے ہیں۔ اس میں اسّی (۸۰) لڑکیوں اور ان کی استانیوں کے واسطے بہت وسیع جگہ ہے۔ جن حضرات کو اسکول کے قواعد وغیرہ دریافت کرنا ہوں جناب مس رائٹ صاحبہ (سی۔ ایم۔ ایس۔ آگرہ) اسکول کی پرنسپل کو لکھیں

جو والدین اپنی لڑکیاں مدرسہ ہذا میں داخل کرنا چاہیں وہ مس صاحبہ موصوفہ سے دریافت کریں۔ ہاں یہہ واضح رہے کہ اس سکول میں چھ برس سے کم عمر کی لڑکیاں داخل نہیں ہو سکتیں اور آخر میں ہم سب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خدا سے دست بدعا ہوں کہ مدرسہ کے کام میں ہمیشہ اس کی برکت و فضل شامل حال رہے

بخدمت شریف جناب اڈیٹر اخبار نورافشان

جناب عالی۔ براہ نوازش ذیل کے چند سوالات کو اخبار ہذا کے کسی گوشے میں جگہ دیکر طالب کو مشکور کیجیئے گا

سوال (۱) فرض کیا کہ دو بھائی ہیں ایک انہیں سے عیسائی ہوگیا اور عیسائی رہکر فوت ہوا اور دوسرا بھائی محمدی رہا اور اگر وہ اپنے مرحوم بھائی کا چالیسواں کرے اور اسکی روح کو عیسائیوں میں تقسیم کرے اور عیسائی بھائی لیکر کھا جاویں تو کیا یہہ کلام کی رو سے جائز ہے؟

(۲) محمدیوں میں جو عقیقہ کی رسم ہے اور وہ اس رسم کو ادا کریں اور گوشت وغیرہ عیسائیوں کے گھروں میں بھیجیں یا انکی ضیافت کریں تو کیا عیسائی بھائیوں کو اس رسم میں شریک ہونا جائز ہے؟

(۳) جب اہل ہنود کے سرادوں کے دن آتے ہیں۔ ان دنوں میں اگر کسی عیسائی کے گھر میں سراد آوے تو کیا عیسائی کو اس سراد کا کھانا (یعنی اگر کسی ہندو کی طرف سے عیسائی کے گھر میں کھانا آوے) کلام کی رو سے روا ہے؟

مہربانی کر کے تمام نامہ نگار اور ناظرین اخبار کلام کی رو سے ان سوالات کا جواب اخبار ہذا میں مرحمت فرما کر بندہ کو جو کہ انکو سمجھنا چاہتا ہے ممنون و مشکور فرمائیں۔ والسلام

آپ کا دعاگو

پی۔ سی۔ داس۔ یو۔ پی۔ مشن
جہلم

دین اور دنیا یا حکومت اور نبوت

(بقیہ)

سلسلہ کے لئے دیکھو ۲۴ جون کا پرچہ

پس دنیاوی حکومت کا کام دنیاوی حاکموں کو سجتا ہے کیونکہ نہ صرف بنی اسرائیل کی حالت بچپن کی تھی جس کے لئے شریعت کا دینا اسوقت کے لحاظ سے ضروری تھا بلکہ اب بھی نادان لوگ ہر قوم میں موجود ہیں جنکے واسطے احکام شرعی کا بحال رہنا نہایت ضروری ہے اور حکومت کا دارومدار محض شریعت پر ہے ورنہ بڑی ابتری ہوتی۔ شریعت کا ایک نقطہ یا شوشہ اس قابل نہیں کہ ٹال دیا جاوے بلکہ شریعت ہی ایک وسیلہ ہے جس سے انتظام سلطنت خیرخواہی عوام کی بنا پر قائم رہتا ہے۔ اسواسطے ہم حکومت کے خیرخواہ ہیں نہ صرف امتیاز کی راہ سے بلکہ اس لئے بھی کہ حکومت خدا کی طرف سے مقرر ہے اور کہ ہم حکومت کے باعث امن میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حکومت اور نبوت گویا ایک ہی بدن کے جدا جدا انگ ہیں اب حاکموں کا فرض ہے کہ وہ خود بخود ایسے لوگوں کے محافظ اور نگہبان ہوں جو لوگ کہ بدی پر نیکی سے غالب آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ منشا حکومت بھی یہی ہے کہ بدی مغلوب ہو جاوے اس لئے کسی حاکم کو یہہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ پادری لوگ اپنے اوپر آپ بلائیں لاتے ہیں چلو اُنکو جانے دو اور اُنکی پرواہ نہ کرو کیونکہ وہ مجرموں کو سزا دلوانا نہیں چاہتے گویا کہ حکومت کے انتظام کے مخالف ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اور پادری لوگوں میں سے بھی کوئی ایسا خیال نہ کرتا ہوگا کہ چونکہ فلاں حاکم ہماری پرواہ نہیں کرتا لہذا وہ بے دین ہوگا یا جو ہماری حمایت کرتا ہو وہی دیندار ہے اور باقی نہیں۔ ہرگز کیونکہ ایسا خیال خدا کی منشا کے مطابق نہیں بلکہ حاکموں کے لئے دعا مانگنا پادریوں کا فرض ہے اگرچہ بادی النظر میں یہہ دو نو کام یعنے حکومت اور دینی خدمت ایک دوسرے سے متفرق ہیں تاہم حقیقت دو نو کی ایک ہی ہے۔ کیونکہ دو نو کا منشا بدی کو مغلوب کرنا ہے۔ حکومت بذریعہ سزا کے اور دین عیسوی بذریعہ نیکی کے اور دو نو خدا کی طرف سے ہیں اس لئے ایک ہی بدن کے دو جدا جدا انگ ہیں ؛

میں نے کہا کہ دینی آدمی کا لڑائی پر جانا میری سمجھ میں نہیں آتا تو بھی میں مانتا ہوں کہ نئے عہد نامہ میں اپنا انتقام لینا منع تو ہے۔ لیکن اپنے بادشاہ کے حکم سے جنگ میں جانا منع نہیں ہے ؛

الراقم

میر عالم از بٹالہ

سنتوکھہ ماجرہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۷ مئی ۱۹۰۲ء کا پرچہ)

کلیسیائی کام کے علاوہ پاسبان اپنی فرصت کے وقت حتی المقدور گرد و نواح کے گاؤں میں بھی بشارت دیتا ہے لیکن افسوس کہ کھیت بڑا۔ مزدور ایک۔ اس کلیسیا کے حلقہ میں ۲۰۔ ۲۵ کوس کے گرد و نواح میں ۲۴ بڑے بڑے گاؤں ہیں۔ جنہیں متواتر گشت کی ضرورت ہے۔ سنا گیا تھا کہ مسٹر نیوٹن گل ۸ ماہ جولائی میں سنمری سے نکل کر یہاں آوینگے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ خبر مبرا خواب اور خیال خام تھا۔ خیر مالک کو اپنے کھیت کی فکر ہے اب آپ ملاحظہ فرماکر ضرور پکار اٹھینگے۔ کہ یسعیاہ کی نبوت پوری ہوتی ہے۔ کہ میں پیاسی زمین پر پانی انڈیلونگا اور خشک زمین پر ندیاں بہاؤنگا۔ یسعیاہ ۴۴: ۳ ؛

گذشتہ سال اسی علاقہ کے چار گھرانوں کا بپتسمہ ہوا جو بہشتی کہلاتے ہیں۔ اور ایک جاٹ معہ اپنے فرزندوں کے۔ اگر یہاں پر پیٹیریل کمیٹی کی توجہ اور پرسبیٹرین کی عنایت اور روح کی ہدایت سے کسی طرح ایک پرچیر بھیجا جاوے تو ضرور یہہ بنجر سرسبز باغ بن جاویگا گورنمنٹ کی نہریں تو پہاڑی بارش نہ ہونیسے سوکھہ جاتی ہیں۔ پر یسوع مسیح جو نجات کا پہاڑ زندہ پانیوں کا چشمہ ہے۔ اپنی روح کے نہروں سے بہت جلد سرسبز کردیگا۔ کاش کہ وہ ایک کارندہ بھیجے ؛

المرقوم جے۔ مینول۔ پاسبان۔ سنتوکھہ ماجرہ ضلع کرنال

کرسچن اینڈیور

جولائی ۴۔ قانونی بتوں کے خلاف خروج ۲۰: ۴ و ۲۳
" ۵۔ بتوں کی کمزوری یرمیاہ ۱۰: ۱۱۔ ۱۵
" ۶۔ وہم جو دل سے نہیں نکلتے۔ اعمال ۱۷: ۲۲۔ ۲۹
" ۷۔ اپنے بتوں سے ملے ہوئے ہوسیع ۴: ۱۶ و ۱۷
" ۸۔ بت مسیح کی مخالفت کرتے ہیں اعمال ۱۴: ۱۱۔ ۱۸
" ۹۔ اپنے معبودوں کو پرستش کرنا۔ پیدایش ۳۵: ۱۔ ۵
" ۱۰۔ اتوار۔ ہم آج کل کے معبودوں پر کیونکر غالب آئیں؟ لوقا ۱۲: ۱۵۔ ۲۱؛ فلپیوں ۳: ۱۷۔ ۱۹ ؛

ہاتھ کے بنائے ہوئے بتوں کا ڈھانا آسان ہے لیکن دل کے بتوں پر غالب آنا کیسا ہی دشوار ہے۔ کون کونسے معبود ہوتے ہیں؟ ایک اپنی عزت ہے۔ بہت ایسے مسیحی ہیں جو اپنی عزت کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک اور آرام طلبی ہے۔ ایک اور روپیہ کا لالچ ہے۔ ایک بت ہے جسکی بہت پوجا کرتے ہیں اُسکا نام قرضداری ہے۔ اس بت کے مندر میں کتنے مسیحی غلامی کی حالت میں رہتے ہیں۔ اسی بت کے مندر میں ایک اور بھی بنام فضول خرچی رہتا ہے۔ اور بھی آج کل کئی معبود سنے جاتے ہیں جنکو بہت مانتے بھی ہیں۔ مثلاً جھوٹھ اور اُسکا چھوٹا بھائی مبالغہ۔ خودغرضی۔



جسکی خاصیت ہی اپنے فائدہ کو دیکھنا اور اوروں کی پروا نکرنا حسد نا اتفاقی جھگڑا غرور بے شعلت سستی یہہ ایک دیوی ہی جو کلام اللہ کے مطالعہ کرنیسے اور دعا مانگنے سے اور نیکی کام کرنیسے رد کیتی ہی۔ ہر ممبر کو اور بتوں کے نام سوچکر بتانے چاہئیں:

ضروری سوال۔ ہم کیونکر ان معبودوں پر غالب آسکتے ہیں؟ غالب آنے کا کیا فایدہ ہوگا۔ محمود غزنوی سے ایک خاص۔ مورت کے لئے منت کی گئی کہ نہ توڑے۔ جب نہ مانا اور توڑدیا لاکھہا لاکھ روپیہ اسمیں سے نکل آئے۔ ہم دل کے بتوں کو نیست کرکے کیا نفع اٹھاینگے؟ ہر ممبر غور کرکے خدا کے سامنے بتائے کہ اُسکے دل میں کون کونسے بت ابھی موجود ہیں۔ بعد ازاں خدا کی مدد سے سب کو ڈھاکر باہر پھینک دے؛

دہیکی دینا

(دینا لینے سے مبارک ہی)

من تصنیف پادری برکت مسیح صاحب

از گوجرانوالہ

ہم ہر روز خدا سے یہہ دعا مانگتے ہیں کہ "تیری بادشاہت آوے" پر وہ طریقہ استعمال نہیں کرتے جس سے خدا کی بادشاہت پھیل جاوے اگر کوئی شخص خواہش رکھتا ہو کہ فلانے بادشاہ کی سلطنت پھیل جاوے تو سلطنت کے پھیلانے اور اس کے انتظام کے واسطے مالی امداد کی بہت ضرورت ہی۔ اس کے واسطے محصول ٹیکس معاملہ مقرر ہوتا ہی تاکہ سلطنت کے کاروبار چل سکیں؛

ٹھیک اسی طرح سے روحانی سلطنت کا حال ہی اس کے واسطے مالی امداد کی بہت ضرورت ہی بنی اسرائیل جو خدا کی قوم کہلاتی تھی اس کا دینی انتظام قائم رکھنے کے لئے دہیکی کا دینا مقرر ہوا اس قوم کی بربادی کا باعث یہی ہوا کہ انہوں نے دہیکی دینا چھوڑدیا اور اس قوم کے کاہن اور لاوی اور کام کرنے لگے۔ کوئی تعلیم دینے والا نہیں رہا۔ آخر کار رفتہ رفتہ وہ قوم برباد ہوگئی؛

اسکے بدلے خدا نے اپنے جلال کے واسطے ایک نئی قوم کو چن لیا ا پطرس ۲: ۹ و ۱۰ اس سلطنت کے پھیلانے کے واسطے مالی امداد کی کم ضرورت نہیں ہی بلکہ زیادہ ضرورت ہی اس لئے اس بادشاہی کے قائم رکھنے اور پھیلانے کے لئے مالی امداد کیلئے ضرور کوئی قانون ہونا چاہئے۔ برکت مسیح؛

خط وکتابت پادری۔ ٹی۔ گراہیم بیلی وزیرآباد سے کرنی چاہئے

واقعات اور رائیں

معلوم ہوا ہی کہ انگلستان میں سال گزشتہ کے اندر شراب وہسکی کی فروخت میں سولہ لاکھہ گیلن کی کمی واقعہ ہوئی ہی۔ اگر یہہ خبر واقعی صحیح ہی تو بڑی خوشی کی بات ہی۔ لیکن افسوس یہہ ہی کہ جہاں صاحبان انگریز شراب خانہ خراب کے چھوڑنے کے درپے ہیں وہاں ہندوستان بہ تقلید انگلستان گزشتہ مے نوشی میں ترقی کررہا ہی۔ کاش کہ ہندوستانی اس پہلو میں اپنے فرائض کو سمجھتے!

پیرس کے قبرستان میں ایک کتے کی قبر ہی جسپر لکھا ہی کہ اس کتے نے چالیس آدمیوں کی جانیں بچائیں اور اکتالیسویں کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت انسان کی شکر گذاری کا یہہ ایک نمونہ ہی۔ جانور تو درکنار انسانوں کے احسان کو بھولکر بعض آدمیوں نے اپنے مربیوں کو برباد کردیا ہی۔ ناشکراپن سے دور ہونا انسانیت کا پہلا خاصہ ہی؛

انگلستان کے ایک چھوٹے سے گرام میں چوہوں کا پلیگ بیان کیا جاتا ہی۔ اُس جگہ بڑے بڑے چوہوں کے اِدھر اُدھر دوڑے پھرنے کا نام پلیگ ہی۔ اور اس جگہ چھوٹے چھوٹے چوہوں کے مرے ہوئے نکلنے کا نام پلیگ ہی انسانی جماعت عجیب ہی نہ یوں راضی نہ دوں راضی؛

مراد آباد سے علیگڈھ آنے والی ریل پر بیس پچیس آدمیوں نے ڈاکہ مارا۔ ڈرائیور گارڈ اور اسٹیشن ماسٹر کو مارا۔ ایک ہندو مسافر عورت کے زیورات قیمتی پانچ ہزار روپیہ لوٹ لئے بیلوں اور گھوڑا گاڑیوں پر تو ڈاکہ پڑا ہی کرتا تھا مگر اب ریل بھی اس سے محفوظ نہ رہی؛

جرمن کارخانے میں ایک کاریگر مشین کے ذریعے کسی چیز میں سوراخ کررہا تھا زبان دانتوں میں اسطرح دبائی ہوئی تھی کہ اس کا کچھ حصہ ہونٹوں سے باہر نکلا ہوا تھا۔ ناگہانی طور پر مشین کا ایک ٹکڑا زبان کی نوک پر اس طرح لگا جس سے اسکی زبان کٹ گئی وہ کٹی ہوئی زبان کا ٹکڑا لیکر شفاخانے گیا۔ ڈاکٹر نے ٹانکے لگاکر زبان کو جوڑدیا چند ہفتہ بعد طاقت گویائی بھی آگئی اور پہلے کی طرح زبان اپنا کام دینے لگی؛

(تہذیب نسواں)

فیض آباد کے کشمیری بنکنگ کمپنی کا خزانچی نو ہزار روپیہ مارکر بھاگ گیا تھا۔ معرفت پولیس کے گرفتار ہوا۔ اسپر ایک نامہ نگار بڑا لمبا اُپدیش آج کل کی تعلیم کے برخلاف لکھکر بھیجتے ہیں۔ ہیں۔ میں نے پورانے فارسی خوان سینکڑوں غبن کرکے بھاگتے ہوئے دیکھے ہیں کیا وہ بھی تعلیم حال کا ہی قصور ہی۔ اور جو ہزاروں انپڑھ جرائم کرتے ہیں وہ کس کا قصور ہی اصل بات یہہ ہی کہ آدمیت اور شے ہی علم ہی کچھہ اور چیز

لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

ہلکی گاڑیوں میں اب کاغذ کے پہئے استعمال ہونے لگے ہیں کیونکہ کھنچاؤ اور تناؤ کے لحاظ سے وہ زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور اس امر میں لوہے پر فوقیت رکھتے ہیں ؏

اشتہارات

ضرورت

ہمیں گرلس مڈل سکول پٹیالہ کے لئے ایک زنانہ ٹیچر کی جو کہ بیوہ ہو بمشاہرہ دس روپیہ ماہوار ضرورت ہے۔ اور جو کہ اپر پرائمری تک اردو گورمکھی ہندی میں بخوبی تعلیم دے سکے۔ زنانہ ٹیچر کی عمر ۳۰ تیس اور چالیس برس کے مابین ہونی چاہیے۔ المشتھر مس سوفٹ صاحبہ ولڈ رنیس پٹیالہ ریاست پنجاب ؏

ضرورت

ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو اپر پرائمری تک تعلیم انگریزی اردو اور ہندی میں دے سکے۔ درخواست کنندہ اپنی سندوں کی نقل اور تنخواہ جو لینا چاہتا ہو درخواست میں درج کرے۔ درخواست کنندہ کم از کم مڈل پاس ہووے۔ پادری۔ بی۔ این۔ لول۔ چھجادہ کوٹہ ؏

ضرورت

ایک ہیڈ ماسٹر بی۔ اے۔ یا جونیر ورنیکلر ایف۔ اے سنگوہی مشن سکول کے لئے اور ایک سکینڈ ماسٹر جونیر ورنیکلر یا ایف۔ اے۔ جہلم مشن سکول کے لئے درکار ہے۔ مسیحی کو ترجیح دیجائیگی درخواستیں و نقل اسناد منیجر صاحب مشن سکول جہلم کے پاس آنی چاہیئے ؏

عیسائی ٹھٹھیروں کی ضرورت

جو کہ میں نے مقام راولپنڈی متصل لال کرتی بازار اپنا ٹھٹھہ کھولا ہے مسلمان ٹھٹھیرے جمعہ کے روز کام بند کر دیتے ہیں چونکہ میں عیسائی ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ بجائے جمعہ کے اتوار کو کام بند ہوا کرے۔ نیز عیسائی بھائیوں کو فائدہ پہنچے اور بے کار نہ بیٹھیں۔ جو کوئی عیسائی بھائی عمدہ اینٹ بالوکی بنا سکتا ہو اور راولپنڈی آکر کام کرنا چاہے تو میرے ساتھ بذریعہ خط و کتابت معرفت کسی مشنری صاحب کے جو اسکو جانتا ہو وے فیصلہ کر لیوے ؏

المشتھر

مستری ایم۔ نور احمد۔ یوسف پور
راولپنڈی

پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے۔ کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اسمیں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہیے مینجنگ ڈاکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؏

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؏

المشتھر

پادری والٹر جے۔ کلارک مینجنگ ڈائرکٹر
سہارنپور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ؏ ۱۱؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۸؍ ؏ ۸؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؏

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	ہیہ	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	ساعہ	عہ
پورا صفحہ	سہ	حہ	لہہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؏

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؏

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ؏ معہ محصول ؏
قیمت سالانہ آٹھہ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ والی کے اہتمام سے چھپا